حج کی حقیقت

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۶ میں اللہ فرماتا ہے

آیت نمبر ۹۶

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ O

آیت نمبر ۹۷

فِیۡہِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰھِیۡمَ ج وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا ط وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ O

آپ سب کو ۹ ذالحج کے مبارک دن کی دلی مبارکباد ہے کہ اس حال میں آپ اور میں بیٹھے ہیں کہ یہ ماہ ذالحج ہے اور آج اس کی ۹ تاریخ ہے جمعہ کے بعد کا وقت ہے جو ظہر سے عصر تک کا وقت ہے وہ بذات خود بڑی قبولیت رکھتا ہے اور پھر جو مجھے اور آپکو سعادت نصیب ہو رہی ہے یہ ۹ ذالحج کی مبارک گھڑیاں ہیں اور ہزاروں حاجی اس وقت لبیک

"لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک وللملک لا شریک لک"

کے خوبصورت ترانے پڑھتے ہوئے آج وہ عید منا رہے ہیں اور آج یہاں ہمارے پاس یوم ذالحج کی تاریخ ہے اور ہمارا یوم عرفات یوم عرفہ جو ہے آج ہے لحاظہ یہ بات سمجھنی چاہیے جس ملک میں جو تاریخ ہوتی ہے اسی وقت وہاں اس کی برکتیں اترتی ہیں وہاں یقیناً حاجیوں نے عرفا کا دن وہاں کر لیا لیکن یہاں ہمارے لیے اس کی برکتیں آج ہیں اور اس پر بھی مزید اللہ کا کرم یہ کہ آج یوم جمعہ بھی ہے تو لحاظہ جمعہ کی برکتیں بھی ۹ ذالحج کی برکتیں بھی یہ بہت شاذ و نذر موقعے ایسے آتے ہیں جس پر ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے زندگی کیساتھ حیات کیساتھ ان سانسوں کے چلتے ہوئے کیساتھ ہمیں یہ دن دیئے۔ آج ہم اس دن میں با قاعدہ ذکر میں جمعے کے اس دن میں مبارک گھڑیوں میں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست

دیکھ لیں کتنے لوگوں کو یہ توفیق نصیب ہے دیکھ لے کتنے لوگ اس سعادت سے مستفید ہو رہے ہیں بیشمار محروم ہیں تو اللہ نے ہم پر رحم فرمایا اس پر ہم اس کا شکر ادا کرتے ہیں حج کی یہ مبارک گھڑیاں حج کے یہ مبارک ایام جو ہر سال کی طرح امت مسلمہ پر خاص طور پر پوری دنیا پر چھائے ہوئے ہیں جس کی بڑی خاص اہمیت اور برکت ہے۔ آج یوم عرفہ ہے۔

آقا علیہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

جو عرفات کے میدان میں یوم عرفہ کے دن کھڑا ہو گیا اور اس نے یہ سوچا کہ بخشا نہیں گیا اس نے یہ بھی گناہ کیا۔

کہ وہ عرفات کے میدان میں پہنچ گیا ہے اور یہ سوچ رہا ہے کہ شائد ابھی بھی مجھے معاف نہیں کیا گیا تو اس نے یہ بھی گناہ کیا کہ اس نے ایسا سوچا ہی کیوں ہے کہ عرفات کے میدان میں کوئی پہنچ جائے اور وہ یہ سوچے کہ میں بخشا نہیں گیا۔ یوم عرفا کے دن ۹ ذالحج کے دن آج کے دن کی فضیلت بیشمار ہے اسی لیے آج کے دن کا روزہ بھی حضور علیہ ﷺ نے اس کی تاکید فرمائی۔ آج کے دن کے روزے کی بھی عزت و برکت بہت بڑی ہے۔ **فرمایا**

آج کے دن کا روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال دونوں کا کفارہ ہے۔

گزشتہ سال آئندہ سال کے گناہ اس ایک روزے سے بخشے جاتے ہیں تو آپ اس سے اندازہ کرے اس ایک دن کے روزے کی کتنی اہمیت ہے لہذا آج کے دن کا روزہ بھی ہے اور پھر ۹ ذالحج کے دن اللہ خصوصی نظرِ رحمت خصوصی کرم اپنے نبی کی امت پر فرماتا ہے لہذا اتنی رحمتیں جب بانٹ رہی ہوں تو یہ ضروری ہوتا ہے ہم بھی اس کی طرف رخ کریں اور پہلے سے زیادہ بہتر انداز میں کریں اچھے انداز میں اس کی طرف رخ کریں روزہ بھی رکھیں نمازیں بھی پڑھیں تسبیحات بھی پڑھیں اس دن میں اپنے آپ کو ہر قسم کے گناہ سے پوری طرح بچائیں اور آج پوری طرح احتیاط کریں کہ آج یومِ عرفہ ہے۔ یقیناً جو لوگ وہاں پہنچ گئے بڑے بڑے خوش نصیب ہیں اور جو نہیں جا سکے اللہ ان کی نیتوں کو خوب جانتا ہے بیشمار لوگ کرونا کی وجہ سے اس سال کے حج سے محروم رہے ہیں اللہ نیتوں کے پھل خوب دینا جانتا ہے امید ہے اللہ ان کو بھی حاجیوں میں لکھے گا اور جو یہاں بیٹھ کر ذکر کر رہے ہیں اللہ کی یاد میں حاجیوں کا ذکر کر رہے ہیں اللہ بڑی غفار ہے وہ بڑا دینے والا ہے وہ بڑا نوازدینے والا ہے کیا عجب ہے وہ بھی ہمیں حاجیوں میں شامل کر لے اور ہمارا نام بھی ان میں شامل کر لے جو وہاں پر حج کی سعادت حاصل کر لے (**انشاءاللہ**) یہ بڑا عظیم موقع ہے حج کے اس وقت مبارک سیکنڈ ہیں مبارک گھڑیاں ہیں (اللہ اکبر)۔

حج جو ہے اس کو قرآن نے حج جب قرآن نے استعمال کیا کو حج بیت کا لفظ ہے یعنی حج بھی اس کیلئے استعمال ہوا ہے ایک لفظ ہے حج دوسرا ہے حج حج اور حج دونوں لفظی اس کیلئے استعمال کیے گئے ہیں۔ معنی ہے قصد کرنا **"ارادہ کرنا"** کس کا ارادہ کرنا حج و بیت (**اللہ کے گھر کا ارادہ کرنا**) ارادہ کر کے اس کے گھر کی طرف چل پڑھنا اس کو حج کہتے ہیں۔ ارادہ کر کے کہ اب میں اللہ کے گھر کی طرف جارہا ہوں تو لہذا حج کا لفظ بھی عربی میں استعمال ہوا حج بھی استعمال ہوا۔ (اللہ اکبر) اس کی شدید تاکید آئی ہے بہت زیادہ تاکید ہے۔

ایک تو یہ ایک بڑی عالی شان عبادت ہے جو پورے سال میں صرف ایک بار فرض ہے۔ انسان کی پوری زندگی میں بس ایک بار فرض ہے۔ اس سے آپ اس کی اہمیت دیکھ سکتے ہیں کہ یہ کتنا اعلی اللہ کا دیا ہوا انعام ہے جو بار بار فرض ہوتے ہیں رمضان کے روزے ہیں ہر سال فرض ہو جاتے ہیں زکوۃ ہر سال فرض ہو جاتی ہے اور نماز تو روز فرض ہے جب وقت آئے گا فرض ہو جائے گی تو بہت سارے فرائض ہیں بار بار فرض ہوتے ہیں یہ زندگی میں ایک بار فرض ہے یعنی اس کا اتنا بڑا اپن ہے جو اس کی عظمت ہے جو اس کے برکتوں کے معاملات اتنے بڑے ہیں کہ ایک بار بھی کر لیا تو کافی ہے اس قدر اس کو اللہ نے پھیلاؤ دیا ہوا ہے وسعت دی ہے ایک بار بھی جس نے زندگی میں حج کیا کافی ہے بار بار کرتا ہے تو اور بات ہے برکتیں ہیں نفل ہے لیکن فرض ایک بار ہی ہے اللہ نے ایک بار پوچھنا ہے دوبارہ نہیں پوچھنا۔

ایک ایسی عبادت جو ایک بار فرض ہے اب اس کو کرنا کتنا ضروری ہوگا جو بار بار فرض ہے وہ تو سمجھ آتی ہے ایک گزر گئی قضا ہو گئی قضا پڑھ لینا بھئی دوبارہ وقت آئے گا اس کیساتھ پڑھ لینا ٹھیک ہے اسی طرح روزہ گزر گیا تو اس کی قضا ہے زکوۃ نہیں دی گئی دوسال کی اکٹھی دے دو۔ رمضان زکوۃ باقی معاملات کا معاملہ اور رکھا گیا حج کو ایک بار فرض کیا گیا لہذا اللہ فرمارہا ہے تمہارے اوپر ایک بار ہے تو اس سے اس کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے یہ کتنی عظیم عبادت ہے جس کو صرف ایک بار اللہ نے ہم سے مطالبہ کیا ہے پوری زندگی میں جس کو سو سال ملے ۹۰ ملے وہ صرف ایک بار جا کر حج کر آئے۔ (اللہ)

جو ایسا نہیں کرتا اللہ نے اس کیلئے غنی ہونے کا اعلان کر دیا ہے میں پھر ایسے شخص سے غنی ہوں بے پرواہ ہوں جو میری اس عظیم عبادت کو چھوڑ دیتا ہے۔

آقاعلیہ السلام ﷺ نے حدیث میں اس کا واضح اعلان کیا آپ نے فرمایا کہ

جس کو کوئی بیماری یا کوئی شرعی ضرورت نہیں روک رہی کوئی جبر حکمران نہیں روک رہا راستہ بھی پرامن ہے۔ یہ تینوں شرطیں نہیں پائی جاتی کوئی جابر حکمران نہیں ہے کوئی بیماری نہیں ہے اور راستہ پرامن ہے اس کے پاس مال واسباب بھی موجود ہیں وہ تسلی سے جاسکتا ہے اگر وہ نہیں جاتا تو آقا ﷺ نے بھی اس کیلئے حالانکہ آپ رحمت العالمین ہیں ساری کائنات کو لیے ہوئے ہیں اس کے باوجود حضور کا فرمان بڑا سخت ہے فرمایا کہ اب وہ یہودی ہو کر مرے یا نشرانی ہو کر مرے مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں مسلم کمیونٹی کیساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک بار فرض تھا وہ بھی نہیں کیا ایسا مناسب عمل نہیں ہے یہ بڑی عظیم اللشان بڑی اعلی عبادت ہے۔ (اللہ)

آقاعلیہ السلام ﷺ نے حج کا ذکر حدیث میں یوں کیا آپ نے ارشاد فرمایا

لوگوں تم پر حج فرض کر دیا گیا لہذا اس کے گھر کا حج کرو۔ ایک صاحب کرے ہوئے انہوں نے ارشاد فرمایا حضور کیا ہر سال حج فرض ہے؟ تو صحابہ اکرام حضور ﷺ کی بارگاہ کے آداب خوب جانتے تھے اور حضور ﷺ کے بارگاہ میں صحابہ خاموش رہتے حضور جب بولتے تو آپ کے صحابہ چپ رہتے خاموش رہتے بلکہ بعض اوقات اتنا خاموش رہتے

کہ یوں محسوس ہوتا کہ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اگر ذرہ سا سر ہل گیا تو پرندے اڑ جائیں گے اتنا ادب اس قدر خاموشی سے حضورﷺ کی گفتگو سنتے یہ صحابی غالبا جو ہیں شائد ان کا معاملہ ابھی نئے تھے ابھی کچھ اس طرح سے نہیں گزرا تھا شائد ادب اس طرح سے پتہ نہیں تھا تو انہوں نے حضور کے درمیان حضورﷺ نے ابھی بات ختم ہی کی ہے ابھی حضورﷺ کچھ بولنا چاہ رہے تھے ابھی آپ بول رہے تھے کلام کر رہے تھے آپ لیکن انہوں نے خود ہی سوال کر دیا کیا حضور حج ہر سال فرض ہے؟

تو آقاﷺ نے جواب میں خاموشی اختیار فرمائی آپ نے جواب نہیں دیا چپ رہے انہوں نے دوبارہ کر دیا کہ کیا حضور حج ہر سال فرض ہے آقاﷺ پھر خاموش رہے تیسری بار انہوں نے پھر پوچھا آپ نے پھر ارشاد فرمایا جواب دیا اسکا فرمایا اگر میرے منہ سے ہاں نکل جاتا تو تم پر حج ہر سال فرض ہو جاتا۔لہذا جس بات پر میں خاموش رہوں تم بھی خاموش رہو جس بات پر میں کلام کروں تم اس بات کو سنو سمجھو مانو اگر میں چپ رہوں تو تم بھی چپ رہو پھر فرمایا

تم میں سے پرانی امتیں اس لیے ہلاک ہوئی کہ وہ اپنے نبی سے بہت سوال جواب کرتی تھی لہذا میں سمجھتا ہوں حضورﷺ نے کمال ادب بھی سیکھایا اس میں اور آپ حضورﷺ کے اختیار کا اندازہ بھی اس سے لگا سکتے ہیں کہ آقاﷺ کو کتنا اختیار حاصل ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر میرے منہ سے ہاں نکل جاتا تو تم پر ہر سال وہ حج فرض ہو جانا تھا لیکن چونکہ یہ زندگی میں ایک بار فرض ہے اگر ہر سال فرض ہوتا تو کتنی مشقت ہوتی کتنی مشکل ہوتی ہر سال سفر کر کے جانا۔

میرے نبیﷺ کا خاموش رہنا بھی امت کیلئے نعمت ہے۔

بولنا تو نعمت ہے ہی ہے کلام کرنا تو آپ کی زبان سے پھول جڑتے ہیں آپ جب کلام کرتے ہیں بیشمار راز کھولتے ہیں آپ جب خاموش ہوتے ہیں تو بھی امت کیلئے نعمت ہوتے ہیں۔چپ رہے (اللہ) **جو زیادہ سوال کرتا ہے وہ عمل کم کرتا اور جو کم سوال کرتا ہے وہ عمل زیادہ کرتا ہے یہ ہم نے دیکھا ہے (آزما کر دیکھ لیں)** فضول قسم کے سوال صحابہ اکرام کا طریقہ نہیں تھا (اللہ) فرمایا تم میں سے پرانی امتیں اس وجہ سے ہلاک ہوئی ہیں۔حضورﷺ نے بھی یہی فرمایا زندگی میں ایک بار فرض ہے ہر سال نہیں ہے۔(اللہ) بڑی عظیم اللشان عبادت ہے اس کی بڑی جہدتیں ہیں بہت سارے اس کے زاویے ہیں ہم چاہتا ہوں یومِ حج کی اس خوبصوت نسشت میں حج کی حقیقتوں کو جانے اس کے اندر کے معاملات کو سمجھیں۔مناسکِ حج انشاءاللہ آپ سیکھ جائیں گے۔(اللہ)

حج کی حقیقت اور حج کے معاملات کیا ہیں؟

پہلی بات یہ سمجھنی ہے اللہ تعالی نے اپنے ساتھ محبت کرنے والوں کیلئے حج کو رکھا ہے۔(سبحان اللہ) حج ان لوگوں کیلئے جو اللہ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں محبت کرتے ہیں اور حج کے معاملات کو دیا ہی ان کو گیا ہے جو اللہ سے محبت میں پیار میں عشق میں بہت آگے ہیں دیکھیں جب محبت عشق ہو جاتا ہے تو وہ زیارت کی ڈیمانڈ کرتی ہے ہر عشق زیارت مانگتی ہے ہر محبت چاہتی ہے کہ محبوب کی زیارت بھی ہو کوئی محبت زیارت کے بغیر نہیں ہے اگر زیارت کے بغیر ہے تو وہ کونسی محبت کونسا پیار ہے۔جی نہیں چاہتا یا زیارت کیلئے آپ کوشش نہیں کرتے لہذا یہ اللہ نے ان اوشقاق کیلئے حج کو عطا فرمایا

جو اللہ سے بہت محبت کرتے ہیں بہت پیار کرتے ہیں۔

اب چونکہ اللہ کی زیارت ہو نہیں تھی سکتی نہ وہ دیکھنے میں نہ وہ سننے میں نہ وہ دیکھنے میں نہ وہ دائیں نہ بائیں نا ہو اوپر نہ نیچے اس کی کوئی سمت نہیں ہے اس کا کوئی زاویہ جہد نہیں بنائی جا سکتی اب نہ وہ سنا جا سکتا ہے نا وہ دیکھا جا سکتا ہے نا وہ محسوس کیا جاسکتا ہے وہ آپ کی حس میں آ ہی نہیں سکتا آپ نے زیارت بھی کرنی ہے تو اللہ نے اس کیلئے اپنا کعبہ تعمیر کروایا

جس نے میری زیارت کرنی ہے وہ میرے گھر آئے وہ میرے گھر پہنچ جائے وہ میرے گھر کی طرف آئے اور کس لیے آئے۔**وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاس** اللہ کیلئے فرض ہوا ہے یعنی وہ حج میرے لیے کرے اس کا مقصد و مواہ میں ہوں میری ذات ہو۔

حج کرنے جا رہا ہوں چلو گھر میں بیٹھ بیٹھ کر تنگ آئے ہیں تھوڑی سی واک ہو جائے گی سیر ہو جائے گی پیسے پڑھے ہوئے تھے چلو کسی کام آ جائیں گے حج کر آتے ہیں حج کرنے جا رہا ہوں چلو ساتھ ویزا بھی ری نیو کروا آؤں گا حج کرنے جا رہا ہوں چلو ساتھ سونا بھی تھوڑا سا لے آؤں گا۔وہاں کافی زیارات ہیں وہ بھی کر آئیں گے تو ان میں سے کوئی ایک بھی ساتھ جوڑ دی۔

آقاعلیہ السلام نے ارشادفرمایا

اگرکوئی شخص ۹۹ نیتیں اللہ کیلئے کرے ایک نیت دنیا کی کرلے تو فرمایا وہ ۹۹ بھی ضائع ہوگئی۔اس قدر یہ نازک معاملہ ہے

دبئی سے بھی ہوآئیں گے شارجاسے بھی ہوآئیں گے چلو حج کرآئیں گے ساتھ لندن سے بھی ایک چکر لگا آتے ہیں اکٹھا ہی کرآتے ہیں جاکرتو جس نے ایسا کیا اس کیلئے حج کی برکتیں اس طرح سے نہیں رہی۔

قرآن کہہ رہا ہے **وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاس** اللہ کیلئے حج کرو تمہارا آغاز بھی اللہ ہے تمہارا درمیان بھی اللہ ہے تمہارا آخر بھی اللہ ہے۔اخلاص شرط ہے بنیادی شرط ہے پورے خلوص سے جائے کیونکہ اللہ نے محبت سے پیغام بھیجا ہے آؤ میرے گھر کا حج کرو۔(اللہ)

ان چیزوں کواچھی طرح ذہن نشین کرکے انسان کوان مقامات کی طرف جانا چاہئے کہ یہ صرف اور صرف اللہ کیلئے کیا جاتا ہے اس کا کوئی اور مقصد نہیں ہے اگر ہے تو اس کو ختم کرنا پڑے گا دل سے نکلنا ہوگا تب کہی حج کی سعادتیں شروع ہوں گی(اللہ)

اللہ کی محبت میں جب کوئی چلتا ہے جب وہاں پہنچتا ہے تو اللہ فرمارہا ہے جب وہ حج کرلیتا ہے وہ ایسے ہی ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج جنا ہو دوبارہ سے زندہ ہوا ہے دوبارہ سے پیدا ہوگیا ہے دوبارہ سے اس کی پیدائش ہوئی ہے تو یوں ہم نے اسے کردیا اس طرح سے وہ پاک ہوگیا آپ اندازہ کریں جو اللہ کے گھر کا قصد کرتا ہے ارادہ کرتا ہے حج کیلئے جاتا ہے اس کی یہ شان ہے وہ واپس یوں آتا ہے جسے کوئی بھی گناہ اس کے دامن پر نہیں ہیں۔اس کا کوئی دامن پر گناہ نہیں(اللہ) یہ اللہ کا کمال احسان ہے اس کے عاشقوں پر کہ اس نے اپنی زیارت کیلئے کعبہ کو متعین کیا اور اپنا حرم بنایا کہ آؤ مجھ سے مل لو آکر اور پھر کیا کیا دیکھو جب کوئی پیارا آپ سے دور ہوتا ہے پھر آپ اس کی نشانیوں سے دل بہلاتے ہیں ایسے ہی ہے۔

مثال

ایک ماں ہے نا اس کا بیٹا فرض کرتے ہیں آرمی میں ہے اور وہ کئی سالوں سے گھر نہیں آسکا بیٹا کئی سالوں سے گھر نہیں آسکا اس کی ماں کیا کرتی ہے اس کے کمرے میں جاتی ہے اس کے بستر پر ہاتھ پھیرتی ہے الماری میں کپڑے لٹکے ہیں وہ ان پر ہاتھوں کو مس کرتی ہے وہ جو اس کی پرفیوم پڑھی ہے میز پر اس کو اٹھا کر سونگھتی ہے اس میں سے اس کو بیٹے کی خوشبو آتی ہے وہ نشانیاں اس کو بتاتی ہیں کہ اس کا بیٹا موجود ہے اور وہ اس کے کمرے کے دیواروں کو ہاتھ لگاتی ہے کہ یہاں میرا بیٹا رہتا ہے۔

اللہ نے بھی کمال کردیا اپنی ذات کو دیکھانا تو ممکن نہ تھا لہذا اللہ نے اپنی نشانیاں وہاں رکھی کہ تم آؤ میری نشانیوں کو دیکھو تم حجر اسود کو دیکھ لو چوم لو تم کعبہ کے در کو چوم لو تم میرے کعبے کو ہاتھ لگا لو تم میرے منیٰ ملزفہ عرفات میں چلے جاؤ صفا مروہ ہے یہ ساری میری نشانیاں ہیں(سبحان اللہ) مجھ سے تم ملو گے تو ممکن نہیں ہوگا میری ذات تمہاری پہنچ سے بہت بڑی ہے لہذا ان چیزوں سے دل بہلالو۔

حضور کی حدیث آقاعلیہ السلام نے ارشادفرمایا

جب کوئی درِ کعبہ پر ہاتھ لگاتا ہے بوسہ دیتا ہے درکعبہ کعبہ کے دروازے کو جاکر بوسہ دیتا ہے کعبہ کی دہلیز کو بوسہ دیتا ہے فرمایا وہ ایسے ہے جیسے اس نے اللہ کے قدموں کو بوسہ دیا۔جیسے اس نے اللہ کے قدموں کو چوم لیا(اللہ اکبر) کعبہ کی دہلیز کو چومنا ایسے ہے۔

مقام ملتزم جو حجر اسود سے لے کر دروازے کے درمیان والی جگہ ہے یہاں پر جب کسی نے جاکر بوسہ دے دیا اللہ کے گھر جاکر اس حصے کو مسح کیا چوما وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اللہ کو بوسہ دے دیا(سبحان اللہ)

یہ اس قدر عظیم جگہیں اللہ کی نشانیاں ہیں۔**فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ**

اس میں واضح نشانیاں ہیں میری نشانیاں ہیں تو وہ ذات بھی تو ہے نا لہذا یہ عظیم سعادتیں عظیم برکتیں جو حج کی ہیں اللہ جو وہاں گئے ہیں ان کا حج قبول فرمائے اور اللہ ہم سب کو جانے

کی بھی توفیق دے (آمین)

حج کے اندر جو ہمیں سبق ملتے ہیں حج کے اندر بہت ساری سمجھنے کی چیزیں ہیں مختصر سے وقت میں حج بیان تو نہیں کر پاؤں گا چند چیزیں ارض کرتا ہوں تا کہ حج کے معاملات سمجھ میں آ جائیں ایک شخص ہے وہ اپنی بیوی کو لے کر ایک بیابان جگہ پر جاتا ہے ساتھ اس کے چھ ماہ کا بچہ ہے اس چھ ماہ کے بچے کو بھی اس کی بیوی کو بھی وہ وہاں چھوڑ کر کہتا ہے تم یہی رہو میں تمہیں لینے نہیں آؤں گا تم لوگ یہی رہو میں جا رہا ہوں وہ بیوی اس کی کہتی ہے آپ ہمیں یہاں پر کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں یہ اس وقت اجاڑ جگہ ہے ویران ہے دور دور تک کوئی شخص نہیں آپ نے ہمیں یہاں اتارا ہے اور آپ ہمیں کہہ رہے ہیں آپ یہی رہو کیوں؟؟

وہ کوئی جواب نہیں دیتا گھوڑا آگے بڑھاتے ہیں وہ عورت آگے جا کر بال پکڑ لیتی ہے کہتی ہے اے میرے سرتاج آپ ہمیں یہ تو بتائیں آپ ہمیں یہاں کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں تو وہ شخص کوئی جواب نہیں دیتا وہ گھوڑا آگے بڑھاتے ہیں یہ پھر جا کر روکتی ہیں جب تیسری بار پکڑتی ہیں تو **آپ ارشاد فرماتے ہیں**

یہ میں اللہ کے حکم پر کر رہا ہوں لہذا میں چھوڑ کر جا رہا ہوں (اللہ) کعبے کی عزتیں حج کی عزتیں یہاں سے شروع ہو رہی ہیں تو اس عورت کا بڑا حسین جواب ہے، بہت خوبصورت جواب دیتی ہے وہ کہتی ہے

اگر آپ مجھے اللہ کے سہارے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو آپ تسلی سے جایئے میرا رب میری اور میرے بچے کی خوب حفاظت کرے گا۔

مجھے اپنے رب پر کامل یقین کامل بھروسہ ہے وہ مجھے تنہا نہیں چھوڑے گا آپ تسلی سے اب آپ جائیں یعنی وہ شکوہ شکایت جھگڑا نہیں کرتی وہ اپنے میاں کی بات پر پوری طرح سے عمل کرتی ہیں نہ صرف عمل کرتی ہیں بلکہ اللہ پر بھروسے کا اظہار بھی کرتی ہیں کہ میرا رب مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا (اللہ)

وہ خوش نصیب عورت حضرت ہاجرہ علیہ السلام ہیں اور وہ چھ ماہ کا بچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں وہ شخص جو گھوڑے پر سوار ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں (خلیل اللہ) ہیں

اب جب یہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں وہ عورت اس بچے کی غذا کے دوڑتی ہے صفا سے مروہ مروہ سے صفا یوں سات چکر یہ لگاتی ہے جب صفا سے مروہ چڑھتی ہیں تو تیزی سے چڑھتی ہیں تا کہ اوپر جا کر بچے کو دیکھ سکیں جو صفا پر لیٹایا ہوا ہے انہیں علم ہی نہیں تھا ان پہاڑوں کا نام کیا ہے۔ وہ کہاں جانتی تھی یہ صفا ہے اور یہ مروہ ہے یہ تو ان کے قدم لگے تو پہاڑوں کو نام ملے (اللہ) یہ تو پہاڑوں کو نام ان کے قدموں سے ملے ہیں تو وہ جب وہاں پہنچتی ہیں پھر نیچے اترتی ہیں جب نیچے آتی ہیں تو تیز بھاگتی ہیں کہ جلدی سے چڑھ جاؤں تا کہ بچے پر نظر پڑھ جائے تا کہ کوئی جانور کوئی شے اس کو نقصان نہ دے تو دیکھتی ہیں جا کر اس طرح وہ سات چکر لگاتی ہیں ساتویں چکر پر معجزہ ظاہر ہوتا ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں سے آب زم زم باہر نکلتا ہے (اللہ اکبر) یوں آپ دنیا کو بہت بڑا پیغام دے رہی ہے۔

۱) یوں بیوی اپنے خاوند کی مکمل تابعداری کرے اور اللہ پر بھروسہ رکھے تو اللہ اس کی زندگی میں بھی آب زم زم نکلے گا۔

کوئی ایسا زندگی سے اعلیٰ چشمہ نکلے گا ایسا راز دے گا ایسی اعلیٰ برکت دے گا جس کا معاملہ آبِ زم زم جیسا ہوگا (سبحان اللہ) اگر وہ شکر کرے صبر کرے اور اپنے میاں اپنے شوہر کی بات پر خاموش ہو جائے اور اللہ پر بھروسہ کر لے یہ آبِ زم زم آج بھی نکل سکتا ہے یہ بہت بڑا پیغام دیا حج کا اللہ نے ان دونوں میاں بیوی کی محبت کا آپس میں کتنا برہم رکھا ہے کہ قیامت تک کیلئے اسے جاری کر دیا ان دونوں کا پیار اتنا پسند آتا اللہ کو دونوں کی آپس میں محبت دیکھیں کتنی ہے میاں بیوی کا آپس کا پیار دیکھئے کتنا ہے قربانی تو بعد میں آئے گی نا پہلے ان دونوں کا پیار تھا ان دونوں کا آپس میں محبت کا انداز اتنا خوبصورت ہے کہ اللہ نے اسے قیامت تک کیلئے جاری کر دیا۔

صفا مروہ میں آج بھی دوڑ لگی ہے لوگ آ رہے ہیں جا رہے ہیں آ رہے ہیں بھاگ رہے ہیں آج تو وہاں کوئی پانی کی کمی نہیں حاجیوں کی جیبوں میں پانی کی بوتلیں ہیں بلکہ آب زم زم بڑھے ہوئے ہیں آج تو وہاں کچھ نہیں ہے لیکن نبی بھی دوڑ رہے ہیں ولی بھی دوڑ رہے ہیں صوفی بھی دوڑ رہے ہیں نیک بھی دوڑ رہے ہیں۔ نمازی بھی دوڑ رہے ہیں ہر شخص جو بھی وہاں پہنچے گا اس پر دوڑ نا لازم ہے۔ (اللہ)

دیکھیں ایک تو وہ عبادت ہوتی ہے جس میں عقل کا بھی کوئی نا کوئی دخل ہوتا ہے عقل بھی اس میں شامل ہوتی ہے عقل بھی اس کے اندر اپنی آمادگی ظاہر کرتی ہے ایک تو وہ عبادت ہے

مثال

نماز ہے عقل کہتی ہے ٹھیک ہے پڑھیں آپ اس سے ورزش ہو رہی ہے آپ اٹھ بیٹھ رہے جسم بہتر ہو رہا ہے نظام زندگی پر اثر پڑھ رہا نظام خون پر اثر پڑھ رہا ہے بلڈ سرکولیشن ٹھیک ہو رہی ہے عقل اس پر ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔

روزہ جب آپ رکھتے ہیں اس پر بھی عقل ساتھ ساتھ چل رہی ہے اچھا ٹھیک ہے بہت اچھے آپ سارا دن بھوکے رہتے ہیں آپ بہت اچھا کام کر رہے ہیں ظاہر ہے آپ کے جسم کو آرام ملتا ہے آپ کے تمام اعضا آرام پر چلے گئے ہیں کوئی ان کو محنت، کوشش نہیں کرنی پڑ رہی آپ نے ان کو rest دیا ہوا ہے عقل آپ کے ساتھ چل رہی ہے ایسے ہی ہے بولو اس طرح اور بھی ساری باتیں جس میں عقل کو کوئی نہ کوئی وجہ ملتی رہتی ہیں حج میں جتنے رکن ہیں ان میں عقل ہوتی ہے بلکتی ہے مینوں دسو ہون کی ڈیاائے یہ آپ کیسے کر رہے ہیں اسکے پیچھے کیا وجہ ہے کیوں کر رہے ہیں آپ؟؟؟ کوئی جواب نہیں حاجیوں سے پوچھا جائے روک کے کہ کیوں آپ لگا رہے ہیں یہاں چکر تو کوئی جواب ہے بولو کوئی جواب نہیں ہے **لہذا اللہ نے ایسی عبادتیں حج میں رکھی ہیں جن میں عقل کا کوئی تعلق ہی نہیں کوئی تعلق ہی نہیں ہے** اس کے بعد جب آپ جمعرات کرتے ہیں کنکریاں مارتے ہیں پتھر مارتے ہیں اس ستون کو کتھے اے شیطان کہاں ہے؟ شیطان کس کو مار رہے ہیں آپ؟ کوئی نظر آ رہا ہے آپ کس کو مار رہے ہیں؟ آپ وہ کہیں گے بالکل مار رہے ہیں عقل کہے گی پٹ کر رہ جائے گی کہ مجھے سمجھا دیں کہ آپ کس کو مار رہے ہیں مجھے بھی کوئی وجہ دے دیں **کوئی وجہ نہیں ہے صرف میرے رب نے حکم دیا ہے** (سبحان اللہ) یہ ہے spirit حج کا، یہ ہے حاجرہ علیہ السلام کی spirit! میرے خاوند نے حکم دیا ہے میرے رب نے حکم دیا ہے بس اسکے آگے کوئی بات نہیں یوں، کب، کیسے، کہاں اِدھر، اُدھر، یہ وہ کوئی گفتگو نہیں کی، ایسی مثال دی دنیا کی بیویوں کو قیامت تک آنے والی عورتوں کو کہ بات ہی کوئی نہیں کی اب اس پہ یہ کہنا کہ یہ جو ہے ان بڑوں کی باتیں بھئی بڑوں کی ہی باتیں ہمارے لئے مثالیں ہیں اور کیا فرعون کی مثالیں دیں مثالیں ہمیں اور کیا نمرود کی مثالیں دیں کس کی مثال دیں جو ہمارے بڑے ہیں ان کی ہی مثال دے کر سمجھائیں گے نا زندگیاں کیسے گزاری جاتی ہیں اور کیا معاملات ہوتے ہیں۔

تو خدا کی قسم! یہ بہت بڑا سبق ہے جو حج کے اندر ہے صفا اور مروہ کی وہ سعی جو دو میاں بیوی کی داستان ہے اور اس کے اندر یہ ہر صورت سمجھ لیا جائے کہ عورت کا کردار بہت بڑا ہے اور اگر آپ اپنی زندگی میں آب زم زم نکالنا چاہتے ہیں **تو ہاجرہ علیہ السلام کی سنت پہ عمل کریں انکی سنت پر چلیں پھر اللہ کا کمال دیکھیں وہ آب زمزم آج بھی نکال سکتا ہے** وہ اس طرح کی نعمت جو وہاں سے آئے گی جہاں سے تمہارا گمان بھی نہیں ہوگا انہیں گمان تھا کہ اسماعیل علیہ السلام کی ایڑھیوں سے پانی آئے گا اوہو ہوا اور پانی وہاں پانی جس کو قرآن میں،،، غیر زیزرا،،، کے لفظ سے اللہ نے یاد کیا یعنی مکے کی جوز مین ہے اسے۔۔غیر زی زرہ۔۔۔کہا گیا کہ اس میں پانی کا نام و نشان ہی نہیں ہے اس میں کوئی چشمہ نہیں ہے اس میں کوئی دریا نہیں ہے کہ نیچے سے پانی آ جائے گا، تھا ہی کچھ نہیں وہاں سے پانی نکل آیا تو یہ بہت بڑی حاجی کے لئے سمجھ کی بات ہے اگر وہ اس کو نہیں لے کر جا رہا ہے تو صفا مروہ صرف ورزش کر رہا ہے بس اور صرف وہ ایک سعی ہو رہی ہے اپنی ٹانگوں کو صرف ٹانگیں تھک رہی ہیں صرف تھکا رہا ہے یہ spirit ہے یہ پہلا سبق ہے حج کا **(انشاءاللہ)** بہت بڑا سبق ہے کہ اگر اس طرح کی کوئی تمہاری زندگی میں معاملے آئے تو تم نے ہاجرہ علیہ السلام کی سنت پہ عمل کرنا ہے **(انشاءاللہ)**

دوسرا جو حج کے اندر بہت بڑا سبق ہے وہ باپ اور بیٹے کی گفتگو ہے

باپ اور بیٹا، باپ کو خواب آتا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں چھری پھیر رہے ہیں اس کی گردن پہ صبح اُٹھتے ہیں تو کئی اونٹ جو ہیں قربان کر دئے ذبح کئے اللہ کی راہ میں قربانی پیش کر دیئے اگلی رات پھر خواب آتا ہے اور اس میں دوبارہ وہی دیکھتے ہیں کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں پھر صبح اٹھتے ہیں پھر قربانی کر دیتے ہیں بہت سارے اونٹ قربان کر دیتے ہیں تیسری رات پھر خواب آتا ہے اور جب تیسری رات آتا ہے تو پھر اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں

مولا یہ مجھے سمجھایا جائے یہ مجھے بار بار یہ خواب آ رہا ہے تو فرمایا گیا آپ صحیح دیکھ رہے ہیں اور خواب دیکھنے والے حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور جن کو ذبح کیا جا رہا ہے وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں یہ وہی چھ ماہ کا بیٹا ہے جس کو آپ نے وہاں چھوڑا تھا اب وہ بچہ جوان ہو گیا ہے بڑا ہو گیا ہے **(اللہ اکبر)** تو آپ کہتے ہیں ٹھیک ہے مولا جو آپ نے دیکھایا آپکی مرضی کے مطابق ایسے ہی ہوگا پہلے جاتے ہیں اپنی بیوی کے پاس ۹۰ سال کے بعد وہ بیٹا ملا تھا اتنی دعائیں اور اتنی التجائیں کر کے وہ بیٹا لیا اور جا کے کہتے ہیں کہ اس طرح خواب دیکھا ہے میں نے لہذا مجھے اب یہ عمل کرنا ہے مجھے اللہ کی طرف سے حکم ہوا ہے میں نے اسے ذبح کرنا ہے اللہ کی راہ میں اسے قربان کرنا ہے تو کیا کہتی ہے تو اس اعلیٰ ظرف خاتون کی خوبصورت بات کو پلے باندھیئے کیا خوبصورت جملہ بولا

''میری طرف سے ایک لمحہ ضائع نہ کیجئے فوراً قربان کیجئے کوئی دیر نہیں کرنی اللہ کا حکم ہے فوراً قربان کیجئے'' (اللہ اکبر)

تو جب اجازت لی تو لے کر چلے حضرت اسماعیل علیہ السلام سینے سے لگایا کہا بیٹا چلیں ایک جگہ جانا ہے کہا ابا جان کہاں جانا ہے؟ تو کہا بس چلو میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی، ساتھ چل پڑے منٰی میں لے آئے منی میں لائے تو فرمایا بیٹا لیٹ جاؤ انہوں نے کوئی سوال نہیں پوچھا فوراً لیٹ گئے اب جب چھری نکالی تو کون بچہ جس کی عقل سلامت ہے وہ سمجھ نہیں سکتا کہ کیا ہونے والا ہے جب چھری نکال لی تو وہ سمجھ گئے اب مجھے یہ ذبح کرنے لگے ہیں تو اب وہ باپ بیٹے کی گفتگو سنو وہ باپ بیٹے کی گفتگو جو ہے وہ پورا حج اس پہ کھڑا ہے پورا حج اس باپ بیٹے کی گفتگو کے اوپر ہے اور اس کی ساری برکتیں اس گفتگو کے اوپر ہیں جو باپ اور بیٹے کے درمیان ہوئی **(اللہ اکبر)**

تو کیا خوبصورت بات کہی ابا جان بس اتنا بتا دیجئے کہ کیا اللہ کا حکم ہے؟ کہا ہاں اللہ کا حکم ہے! تو پھر کیا اس عظیم بیٹے کی گفتگو تھی اور باپ بیٹے کا کتنا آپس میں پیار تھا باپ بیٹے کی آپس میں محبت کو کتنی بلندی پہ تھی وہ محبت دونوں کی، کہ کہا ابا جان پھر میری کچھ ارض ہیں وہ سن لیجئے چھری پھیرنے سے پہلے میری کچھ عرض ہے کہا ضرور بولو، کہا پہلی عرض یہ ہے کہ چھری تیز چلایئے گا اگر آپ آہستہ چلائیں گے تو شائد رک جائے تیزی سے چھری چلا دیں اور دوسری میری عرض یہ ہے کہ اپنی آنکھوں پہ پٹی باندھ لیجئے کہ کہیں آپ میرے چہرے کو دیکھ کر رک نہ جائیں کہ آپ کو بیٹے کی محبت مجبور نہ کر دے، **بیٹے کی محبت غالب نہ آ جائے اللہ کی محبت پہ** لہذا اپنی آنکھوں پہ پٹی باندھ لیں آپ دیکھیں ایک بیٹا اپنے باپ کی خواہش کو کیسے لے رہا ہے اور باپ اپنے بیٹے کو کس طرح قربان کرنے کے لئے لیٹا رہا ہے اور ان دونوں کے درمیان اللہ کی ذات ہے وہ بھی اللہ کے لئے قربان ہو رہے ہیں اور وہ یہ بھی اللہ کے لئے قربان کر رہے ہیں دونوں کے درمیان اللہ کی محبت ہے اور کتنا پیارا وہ منظر تھا وہ باپ اور بیٹے کی کیسی آپس میں affiliation تھی محبت تھی کہ اللہ کو وہ اتنی پسند آئی اس قدر پسند آئی کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب آنکھوں پہ پٹی باندھ لی تو آپ نے چھری چلائی لیکن چھری نے چلنے سے انکار کر دیا چھری چلی کوئی نہیں تو اسماعیل علیہ السلام بولے آپ کیا کر رہے ہیں ابا جان چھری چلایئے یہ اتنی نرم شے کونسی ہاتھ میں پکڑی ہے آپ نے یہ کونسی نرم شے ہے چھری چلا دیجئے تو کہتے ہیں ہاں بیٹا چلاتا ہوں پھر زور سے چلائی لیکن چھری پھر نہ چلی تیسری بار چلائی نہ چلی۔

تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے اور ارشاد فرمایا

قد صدقت یا ابراہیم ''اے ابراہیم علیہ السلام تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا''

تو نے سچا کر دیا خواب کو بس یہی چاہتے تھے ہم، اتنا ہی تھا ہم تیری قربانی کو قبول کرتے ہیں اور جنت سے یہ مینڈھا تیرے لئے لاتے ہیں جنت سے اللہ نے قربانی کے لئے مینڈھا اتارا اس باپ بیٹے کی محبت کو اتنا پسند کیا گیا اتنی محبت کو پسند کیا اب میں یہاں بات کرنے لگا ہوں۔

سنو سبق کیا ملتا ہے؟؟؟

حج کی اس یادگار کو نہ بھولنا حج کی یادگار بتا رہی ہے کہ اگر تم اللہ کے لئے کوئی کام کرو گے تو اللہ چھری کو کاٹنے سے بھی روک سکتا ہے تمہارا نقصان نہیں ہونے دے گا چھری کے اندر سے کاٹ کو بھی وہ کھینچ لے گا تیرا نقصان نہیں ہونے دے گا تیرا کسی چیز کا بال بھی بیکا ہو جائے تو یہ نہیں ہو سکتا تمہارا نقصان ہوتا ہی اس وقت ہے جب تم اللہ کو چھوڑ کے کسی اور شے کے لئے عمل کرتے ہو دیکھو بیٹا قربان ہو رہا ہے رب کے لئے باپ قربان کر رہا ہے رب کے لئے، چھری چلنے سے انکار کر دیتی ہے۔

اس کے اندر یہ سبق ہے کہ اگر تم دنیا میں کوئی بھی کام اللہ کے لئے کرو گے اللہ نقصان نہیں ہونے دے گا کچھ بھی کر و لیکن اگر اللہ کے لئے نہ کیا تو تم نقصان اُٹھاؤ گے پھر اللہ نرم شے کو بھی کاٹنے والا بنا دے گا تمہیں نرم بستروں پہ بھی نیند نہیں آئے گی نرم چارپائیاں، نرم رضائیاں تمہارے اوپر ہونگی لیکن تمہارا چین چھین لیا جائے گا اس لئے کہ تم نے اللہ کے لئے زندگی گزارنا چھوڑ دی ہے اللہ کے لئے جینا چھوڑ دیا ہے وہ دونوں باپ بیٹا اس عظیم سعادت کو حاصل کرتے ہوئے یہ پیغام دے گئے دنیا کو اور سنو دوسرا پیغام اگر اللہ کے لئے کوئی عمل کرو گے ایک تو وہ کوئی نقصان نہیں ہونے دے گا وہ چھری کی کاٹ کو بھی واپس کر لے گا اللہ کے لئے کرو گے تو کچھ نہیں ہونے دے گا اور دوسرا یہ کہ اگر اللہ کے لئے کرو گے تو اللہ آسمانوں سے تمہارے لئے نعمت بھی اتار دے گا جنت سے تمہارے لئے انعام اتارا جائے گا جنت سے تمہارے لئے برکتیں اتریں گی، رحمتیں اتریں گی

ؔ آج بھی ہو جو ابراہیم کا ایمان پیدا   آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستان پیدا

آج بھی اگر یہ spirit لوگوں کے اندر آجائے کہ اپنا ہر عمل اللہ کے لئے کریں اپنی ہر خوشی اللہ کے لئے کریں اپنا ہر غم اللہ سے جوڑ دیں اپنی ہر چیز کو اللہ سے ملا دیں تو کوئی شے انہیں نقصان نہیں دے گی یہ نوٹ کرلو کوئی شے تمہیں تکلیف نہیں دے سکتی، کوئی شے تمہارے لئے دکھ اور درد کا سبب نہیں بن سکتی کوئی آیا، نہیں آیا، کوئی چلا گیا، کوئی آ گیا، کوئی چلا گیا، کوئی مر گیا، کوئی جی گیا جو اللہ کے لئے چل رہا ہو اس کے لئے کوئی مسئلہ نہیں (اللہ اکبر)

تو یہ عظیم پیغام باپ بیٹے کی، آج تو باپ بیٹے میں وہ رشتہ رہا ہی نہیں بولو آج کہاں رہا باپ اور بیٹے میں وہ رشتہ، باپ نے کبھی بیٹے کو سینے سے نہیں لگایا باپ نے کبھی بیٹے کو ٹائم نہیں دیا کبھی اس کے پاس بیٹھ کر دو منٹ بات نہیں کی کبھی بیٹے کے ساتھ بیٹھ کے اس کے دل کا درد نہیں سنا کبھی بیٹے کو یہ نہیں بتایا بیٹا آ میرے سینے سے لگ جا آج بڑا دل کر رہا ہے آ میں تجھے پانچ منٹ چوم تو لوں آج، کبھی نہیں ایسے کیا صبح نکلے اور سارا دن جو ہے کچل حواری میں رہے اور جس کے لئے رہے اس کو پتہ ہی نہیں وہ بیٹا سارا دن انتظار میں کبھی باپ مجھے گود میں بیٹھائے کبھی پیار کرے کبھی گلے میں بانہیں ڈالیں کبھی میرے ساتھ پیار کرے کبھی میرے ماتھے کو چومے کبھی مجھے بھی سینے سے لگالے کبھی مجھے بھی آنکھیں بند کر کے کتنی دیر لپٹا کر رکھے، کون باپ آج کس کے پاس اتنا ٹائم وہ باپ اور بیٹے کا رشتہ اتنا پیارا ہے قیامت تک اس باپ اور بیٹے کی یادگار، یہ قربانی چھوڑ گیا اللہ، یہ اس باپ اور بیٹے کی گفتگو ہے یہ وہ یادگار ہے جو قیامت تک دہرائی جائے گی ہر گھر میں، ہر گلی میں، ہر محلے ہر ملک شہر میں اللہ ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کی یادگار کو دہراتا ہے کر و یاد ان دونوں کو کیسے عظیم باپ اور بیٹے تھے آج ٹائم ہی نہیں ہے۔

میں ایک بات کر دوں اگر آج بھی باپ اور بیٹے میں ایسی محبت ہو ایسا پیار ہو دونوں میں، اس کے اندر ماننے کا اتنا جذبہ ہو اور اسکے اندر پیار کا اتنا جذبہ ہو دونوں میں اتنا پیار اور جذبہ ہو تو اللہ کا پیار اترے گا ان دونوں کے لئے یہ آج بھی ہو گا اسی طرح اللہ پاک چھری کی کاٹ بھی ختم کر دے گا اور اللہ آسمانوں سے نعمتیں بھی اتارے گا دونوں کے لئے لیکن آج رشتہ ہی نہیں رہا آج وہ رشتہ ہی نہیں رہا۔

مثال

ایک بیٹے نے کہا تھا نا اپنے باپ سے وہ صبح اُٹھتا تو دیکھتا کہ باپ جا رہا ہے سارا دن باپ نظر ہی نہ آتا رات جب آتا تو late آتا تو اس وقت تک بچہ سو چکا ہوتا۔ بچہ نو دس سال کا ہو چکا تھا وہ بار بار یہی دیکھتا ایک دن اس نے اپنے باپ سے کچھ پیسے مانگے باپ سے اس نے کہا مجھے کچھ پیسے دے دیجئے کہا کیا کرنے ہیں اس نے کہا بس مجھے دے دیجئے، دے دیئے اگلے دن پھر مانگے پھر مانگے اسی طرح کچھ دن مانگتا رہا تو ایک دن اپنے باپ سے کہنے لگا ابا جی آج صبح مجھے مل کر جانا ہے آپ نے ایسے نہیں جانا مجھے جگا دیجئیے گا میں صبح ملنا چاہتا ہوں کہا ٹھیک ہے صبح اٹھے باپ نے جگا دیا بولا جلدی بولو میں نے نکلنا ہے جانا ہے جلدی بتاؤ کیا کام ہے تو اس بیٹے نے اپنے تکیے کے نیچے سے پیسے نکالے جو کتنے دنوں سے وہ جمع کر رہا تھا اور اپنے باپ کے ہاتھ پر رکھے اور کہا ابا جان یہ آپ کی ایک دیہاڑی کے پیسے آج کا دن مجھے دے دیں یہ ایک دن مجھے بھی دے دیں آج جو ایک دن میں آپ کماتے ہیں یہ میں نے آپ ہی سے لے لے کر جمع کئے ہیں اور یہ میں آپ کو دے رہا ہوں آپ مجھے بتائیں جس کمیونٹی میں باپ اور بیٹے کا رشتہ یہاں تک آ چکا ہو آپ کیا سمجھتے ہیں آپ صرف جانور قربان کر کے وہ کرم وہ فضل لے لیں گے، کیا کریں گے آپ؟ جب تک آپ کے اندر قربانی کی وہ اصل spirit ہی نہیں آئے گی جب تک آپ کے اندر ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کا وہ جذبہ ہی نہیں آئے گا دونوں میں تو کیا آپ سوا ونٹ بھی اس طرح چھریاں پھیر دیں تو اس سے کیا ہو گا ایک باپ اور بیٹے کا وہ ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہونا چاہئے ایک گھر کے اندر ایک باپ اور بیٹے کا وہ رشتہ بن جائے تو وہ اصل قربانی کا رشتہ ہے وہ اصل حج کا spirit ہے وہ اصل حج کی یادگار ہے یہاں حال ہی نہیں ہے ایسا کوئی معاملہ ہی نظر نہیں آتا دور دور تک باپ کی اپنی لائف ہے اور بیٹے کی ایک اپنی لائف ہے اور دونوں اپنی زندگی جی رہے ہیں تو حج ہمیں یہ نہیں سکھاتا حج یہ نہیں سکھاتا حج تمہیں صحیح بتاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام کی یادگار یہ ہے **(اللہ اکبر)**

تو لہٰذا یہ عظیم داستان ساری ماضی کے ساتھ جڑی ہے اسی طرح دیگر اسکے مناسک ہیں کسی نہ کسی طرح اسکی یادگار سے جڑے ہوئے ہیں (اللہ اکبر)

آخری بات

جب یہ سارا کچھ کرلو یہ سارے spirit، یہ سارے جذبے لے لو اپنے اندر یہ پیدا کرلو یہ نیت کرلو کہ میں اپنے بیٹے کو ایسے ہی سینے سے لگایا کروں گا انشاء اللہ میرے بیٹے کو ایسے ہی میرے پیار کی ضرورت ہے میرے بیٹے کو ایسے ہی میری محبت کی ضرورت ہے میرے بیٹے کو ایسے ہی توجہ کی ضرورت ہے میرے بیٹے کو یونہی میری شفقت کی ضرورت ہے تو خدا

کی قسم بیٹا قربان ہوجائے گا آپ پہ جس طرح اسماعیل علیہ السلام قربان ہوئے ابراہیم علیہ السلام ایسے ہی قربان ہوجائے گا (**اللہ**) **بیٹے کا کمال** اور اسی بیٹے نے کیا کمال کیا؟ سنو **اسی بیٹے نے یہ کمال کیا تھا کہ اپنے باپ کے ساتھ مل کر کعبہ کی دیواروں کو بلند کیا** یہی دونوں پھر کعبے کی تعمیر کرتے ہیں وہ محبت اتنی دونوں کے اندر ہے کہ یہ ہی دونوں پھر کعبے کی تعمیر کرتے ہیں (اللہ) تو پھر آیئے اس عظیم بیٹے کی ایک اور بات سنا کر تمہارے دل کو ٹھنڈا ڈال دوں۔

اس عظیم بیٹے کی نسل سے محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے آپ اسماعیلی ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے تشریف لائے تو لہذا

۱) وہ عظیم بیٹا جو چھ ماہ کی عمر میں آب زمزم نکالتا ہے ۲) جب بڑا ہوتا ہے تو قربانی کے لئے پیش ہوتا ہے،

۳) جب جوان ہوتا ہے تو کعبے کی دیواریں بلند کرتا ہے ۴) اسی بیٹے کی نسل سے محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے

تو اگر ایسے جذبے ہوں گے تو پھر تمہاری نسل میں کوئی ولی آئے گا سنو یہ بات نوٹ کرلو اگر ایسے جذبے تمہاری اولادمیں ہیں نا تو اسکی نسلوں سے ولی پیدا ہونگے اسکی نسلوں سے نیک لوگ پیدا ہوں گے جس طرح حضرت محمد ﷺ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں (**اللہ اکبر**) تو لہذا یہ spirit حج کا پورا ایک تاثر ہے اور حج کی پوری ایک تصویر ہے جو ہر ایک کو سمجھنی چاہیئے (**اللہ اکبر**)

یہ آنسو جو آج ہمارے لبوں پہ ہماری گالوں پہ بہہ رہے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی توجہ ہماری طرف ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام بھی ہمارے اس درس کو سن رہے ہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ نے حج کی برکتیں ہمیں یہاں دے دی ہیں **یہ آپ کی آنکھوں کے آنسو ہمیں بتا رہے ہیں کہ ہم اپنے اصل مقصد تک پہنچ گئے ہیں اور یہی حج کی اصلیت ہے** (**اللہ اکبر**) تو یہ جب سارا کچھ ہوجائے تو جو کلام ابھی پڑھا جارہا تھا کہ

؎ حاجیوں آؤ شہنشاہ کا روزہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے ہو کعبے کا بھی کعبہ دیکھو

تو آؤ حضور کے شہر مدینے آقا ﷺ نے فرمایا

''جس نے حج کیا اور وہ مجھے ملنے نہیں آیا میرے شہر کی زیارت کے لئے مجھے ملنے کے لئے نہیں آیا اس نے مجھ پر بڑا ظلم کیا''

حج کے بعد حضور ﷺ کے شہر جانا ہے اس عظیم شہر کی زیارت کرنی ہے آقا ﷺ نے فرمایا

جس نے میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسے ہی ہے جس نے زندگی میں میری زیارت کی

جو میرے شہر میں آیا اور اس نے آکے میری قبر کی زیارت کرلی میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا جو میرے شہر میں آیا اور میرے شہر میں رہا، رہائش اختیار کی اور اس رہائش پر اس نے صبر اختیار کیا جیسی بھی تھی اس نے صبر کیا میں اسکے لئے شفاعت کروں گا، جو میرے شہر میں آیا بیمار ہوگیا اور اس بیماری میں اس نے صبر کیا، اس نے کوئی شکوہ شکایت نہیں کی میں قیامت کے دن شفاعت کروں گا کیا عظیم شہر ہے (**اللہ اکبر**)

اور پھر فرمایا

میرے شہر میں آکے میری مسجد میں جو آیا تھا اور وہ میری زیارت کے لئے آیا تھا اور اس نے ایک فرض نماز ادا کی، اس ایک فرض نماز کے بدلے اللہ اسے ایک مقبول حج عطا فرمائے گا

ارے مکہ والوں وہاں سال میں ایک حج ہوتا ہے جس کا کوئی پتہ نہیں قبول بھی ہو یا نہ ہو یہاں مدینے میں پانچ مقبول حج روز ہوتے ہیں پانچ فرض نمازیں پانچ مقبول حج ، یہ مدینہ ہے یہ مدینہ ہے، یہ مدینہ ہے ذرا سارے کہہ دو یہ مدینہ ہے اس عظیم شہر کی برکت کا کیا کہنا جب فرمایا

کہ اُحد کا پہاڑ جنت کے دروازے پہ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پہ

اُحد جنت کے دروازے پہ نصب ہے اور میرا منبر حوض کوثر پہ تو بتاؤ تم کھڑے کہاں ہو جنت میں، اعلیٰ حضرت نے اسی لئے کہا تھا نا

خلد میں آکر نار میں جاتا نہیں کوئی

اس کا مطلب کوئی مدینے میں ایک بار داخل ہوگیا دوزخ میں کبھی نہیں جائے گا دوزخ میں داخل نہیں ہوگا اللہ نے جس کو جنت میں داخل کر دیا وہ کیسے دوزخ میں جائیگا (اللہ اکبر) تو اتنی عظیم برکتیں آپ کا شہر رکھتا ہے حاجی سب حج کر کے وہاں آئیں، وہاں پاک ہو گئے ہیں بولو اللہ نے کہا میں نے پاک کر دیا ہے پاک کر کے کہا اب جاؤ میرے نبی کے دربار میں چلے جاؤ صاف کر کے کہا جاؤ ب میرے نبی کے دربار میں چلے جاؤ **(اللہ اکبر)** پاک ہو کے جاؤ دربار رسول میں **(اللہ) سبحان اللہ**

تو لہذا یہ عظیم برکتیں یہ عظیم سعادتے جو حج کی نصیب ہوتی ہیں جن کو، اسکے اگر اصل رنگ میں حج کو حج کرلیں تو ایک بار ہی کافی ہے اب آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ حج ایک بار ہی کیوں کافی ہے اب آپ سمجھ گئے ہیں بولو کہ حج ایک بار ہی کیوں کافی ہے ایک بار ہی سارا کچھ لے لیا تو ہر شے آ گئی **(اللہ اکبر)**

لہذا اب وہ ساری برکتیں لے کے حاجی واپس آ جائیں اپنے گھر آ جائیں اپنے ملک آ جائیں اپنے شہر آ جائیں تو پھر اپنے کردار کا اپنی زبان کا اپنے معاملات کا بہت زیادہ خیال رکھے کیوں کہ اب وہ حج کر آیا اب وہ وہاں سے ہو آیا اب اپنے معاملات کو بہت بہتر کرے، اپنی زبان کا، اپنی زندگی کی جتنی بھی اسکی لغزشیں ہیں اس کو سنوار لے کیونکہ اب وہ حج کر چکا ہے تو یہ عظیم تحفہ لے کرا گر کوئی واپس آتا ہے تو یقیناً حج ایک بہت عظیم اللشان عبادت ہے اور ایک حاجی کی زندگی اسکے بعد وہ رہتی نہیں جو حج سے پہلے تھی۔

آؤ آج اس 9 ذالحج کے مبارک دن میں، میں اور آپ مل کر دعا کریں کہ اللہ ہم سب کو یہ عظیم سعادت عطا فرمائے آمین ہم سب کو حاجی بنائے ہم سب کو اللہ مدینہ کی زیارت بار بار دے اور حج کے عظیم فریضہ کو جلد از جلد صحت کی حالت میں انجام دینے کی توفیق دے اللہ آپ سب کو سلامت رکھے اور جو اسکو سن رہے ہیں وہ بھی سلامت رہیں ان کو بھی اللہ حج کروائے اور حج کے عظیم اس دن میں اس وقت کی برکتیں 9 ذوالحج کی، جو برس رہی ہیں اللہ ہمیں وہ عطا کرے۔(آمین آمین آمین)